85232 ـ فلميں ديكھنے كى خرابياں

سوال

عام ويڈيو فلميں ديكھنے كا حكم كيا ہے، اور وثائقى فلميں ديكھنے كا حكم كيا ہے ؟
ہميں اس كے متعلق معلومات فراہم كريں، اللہ تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

پسنديده جواب

الحمد لله.

اگر تو فلم بينى ميں حرام اشياء ديكھى جائيں مثلا: بےپردگى، اور فسق و فجور كا مشاہدہ، يا پھر حرام اشياء كا سننا مثلا موسيقى اور فحش كلامى، تو اس كے حرام ہونے ميں كوئى شك و شبہ نہيں.

اور اگر فلم ان اشياء سے خالى ہو، تو ايسى فلم كا مشاہدہ كرنے ميں كوئى حرج نہيں، ليكن اس ميں شرط يہ ہے كہ يہ اسے اللہ تعالى كے ذكر سے غافل نہ كرے، اور اسے واجب اور فرض چيز سے دور نہ كر دے.

اس ميں وثائقى اوردوسرى فلم ميں كوئى فرق نہيں.

اور فلم بينى كى بہت سارى خرابياں ہيں، جن كا اثر انفرادى بھى ہے اور معاشرتى بھى، ذيل ميں چند ايك خرابياں ذكر كى جاتى ہيں:

1 ـ شہوت انگيزى، اور غلط اور برے خيالات كو ابھارنا.

2 ـ فحاشى كى اشاعت، اور اسے خوبصورت غلاف ميں پيش كرنا، اور فحاشى كى جانب آسانى پيدا كرنا

3 ـ جرائم كى تعليم، اور اسے جائز كرنا، اور ہر چھوٹے بڑے كے ليے جرائم كو مانوس بنانا.

4 ـ ازدواجى تعلقات خراب كرنا، خاوند كى فى نفسہ غلط صورت پيش كر كے، يا پھر اس كے برعكس، فاحشہ قسم كى عورتوں كى تصاوير پيش كرنا، اور مردوں سے مشابہت اختيار كرنے والى عورتوں كو سامنے لانا.

5 ـ غلط قسم كے اعتقادات كى اشاعت، جو كفريہ نظريات پرمشتمل ہوں، مثلا ڈارون كا نظريہ ارتقاء، يا پھر مخلوق كى پيدائش يا عدم پيدائش كو سائنس دان اور سرچ اور ايجاد كرنے والوں كے ہاتھ ميں ركھنا، يا جادو كہانت كى ترويج، اور

علم غیب کا دعوی، یا دین اور دین والوں کے ساتھ استہزاء اور مذاق، اور اسکے علاوہ بہت کچھ فلموں میں کیا جاتا ہے جو ہر چھوٹے اور بڑے کے لیے پیش کی جاتی ہیں.

6 ـ وقت کا ضیاع، اور طاقت کو بےکار صرف کرنا، اور وہم اور خیالات کی زندگی میں جینا، جس کا واقع اور اس کےتقاضوں سے کوئی تعلق نہیں.

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری خرابیاں پائی جاتی ہیں.

شیخ ابن جبرین حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" اور یہ بھی منکرات اور برائی میں شامل ہوتی ہے کہ ان پرفتن اور فحش قسم کی تصاویر کو دیکھا جائے، جو ویڈیو اور ٹی وی وغیرہ پر پیش کی جاتی ہیں، جن میں بےپرد عورتوں کی تصاویر پیش کی جاتی ہیں، اور خاص کر دوسرے اجنبی ملکوں سے پیش کی جانے والی جو کہ براہ راست پیش کی جاتی ہیں، اور جو ڈش نامی آلہ کے ذریعہ پیش ہوں.

اللہ کی قسم یقینا یہ تو فتنہ ہے، اور کونسا فتنہ کہ جو آنکھ ان تصاویر کو دیکھتی ہے، وہ اس سے خالی نہیں رہ سکتی کہ اس کے دل میں اس عورت کی تصویر نہ بیٹھ جائے، یا اس زانی شخص کی تصویر، یا پھر جو اس کے سامنے ٹی وی سکرین پر فحش کام کر رہا ہے ا سکی تصویر، جو کہ اس کے لیے اس تك پہنچنے کی کیفیت بیان کر رہی ہے، اور اگر اس کے ساتھ ایمان نہ ہو تو وہ اپنے آپ کو قابو میں نہیں رکھ سکتا کہ وہ اپنی شہوت پوری نہ کرے، کیونکہ اس نے وہ گندی تصاویر دیکھی ہیں، چاہے وہ میگزین میں بنی ہوئی ہوں، یا اخبارات میں، یا پھر براہ راست دکھائی گئی ہو، یا فلموں وغیرہ میں پیش کیا گیا ہو.

یہ معاصی اور حرام کام بہت ہی زیادہ پھیل گیا ہے، اور ممکن بنا دیا گیا ہے، اور دوسری کئی فحاشیوں کی جانب دعوت دے رہا ہے، جب عورت ان اجنبی مردوں کو ٹی وي سکرین پر دیکھےگی تو خطرہ ہے کہ ا سکا دل فحاشی کرنے پر آمادہ ہوگا، اور جب عورت ان بےپرد اور فحش اور مختلف قسم کی فتنہ پرور عورتوں کو پردہ سکرین پر دیکھےگی تو ضرور ا نکی تقلید کریگی، وہ یہ خیال کریگی کہ وہ عورتیں اس سے زیادہ عقلمند ہیں، اور وزن و قوت میں اس سے زیادہ ہیں.

تو یہ چیز اسے شرم و حیاء کا پردہ اتار پھینکنے پر آمادہ کریگا، اور چہرہ ننگا کرنے کی طرف لےجائیگا، اور وہ اجنبی مردوں کے لیے اپنی زینت ظاہر کرنے لگےگی، اور پھر فتنہ کا باعث بن جائیگی، اس سے بڑھ کراور فتنہ کیا ہو سکتا ہے " انتہی.

ماخوذ از: ویب سائٹ شیخ ابن جبرین.

ٹیلی ویژن کی خرابیوں کے متعلق زیادہ معلومات حاصل کرنے کے لیے آپ " الاجھاز علی التلفاز " تالیف شیخ محمد احمد اسماعیل کا پملفٹ پڑھیں.

اور سوال نمبر (3633) اور (3324) اور (1107) اور (13003) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں، ان میں ٹیلی ویژن اور علمی فلمیں وغیرہ دیکھنے کا حکم بیان کیا گیا ہے.

واللہ اعلم .